سُوۡرَةُ الحَدِیۡدِ

مدینہ منورہ میں نازل ہوئی انتیس ۲۹ آیات اور چار رکوع ہیں

رکوع نمبر ۱ — آیات ۱ تا ۱۰ — قال فما خطبکم ۲۷/۱۷

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○
سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۚ
وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۱﴾
لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۚ يُحۡىٖ
وَيُمِيۡتُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿۲﴾
هُوَ الۡاَوَّلُ وَالۡاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالۡبَاطِنُ ۚ
وَهُوَ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ ﴿۳﴾
هُوَ الَّذِىۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ فِىۡ
سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسۡتَوٰى عَلَى الۡعَرۡشِ ؕ
يَعۡلَمُ مَا يَلِجُ فِى الۡاَرۡضِ وَمَا يَخۡرُجُ
مِنۡهَا وَمَا يَنۡزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعۡرُجُ
فِيۡهَا ؕ وَهُوَ مَعَكُمۡ اَيۡنَ مَا كُنۡتُمۡ ؕ وَاللّٰهُ
بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرٌ ﴿۴﴾
لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ
تُرۡجَعُ الۡاُمُوۡرُ ﴿۵﴾
يُوۡلِجُ الَّيۡلَ فِى النَّهَارِ وَيُوۡلِجُ النَّهَارَ
فِى الَّيۡلِ ؕ وَهُوَ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ﴿۶﴾
اٰمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَاَنۡفِقُوۡا مِمَّا جَعَلَكُمۡ
مُّسۡتَخۡلَفِيۡنَ فِيۡهِ ؕ فَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡكُمۡ
وَاَنۡفَقُوۡا لَهُمۡ اَجۡرٌ كَبِيۡرٌ ﴿۷﴾

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○
جو مخلوق آسمانوں اور زمین میں ہے خدا کی تسبیح کرتی ہے
اور وہ غالب (اور) حکمت والا ہے ﴿۱﴾
آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اسی کی ہے (وہی) زندہ
کرتا اور مارتا ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ﴿۲﴾
وہ (سب سے) پہلا اور (سب سے) پچھلا اور (اپنی قدرتوں سے سب پر)
ظاہر اور (اپنی ذات سے) پوشیدہ ہے اور وہ تمام چیزوں کو جانتا ہے ﴿۳﴾
وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا
کیا پھر عرش پر جا ٹھہرا۔ جو چیز زمین میں داخل ہوتی
اور جو اس سے نکلتی ہے اور جو آسمان سے اترتی اور جو
اس کی طرف چڑھتی ہے سب اس کو معلوم ہے۔ اور تم جہاں کہیں ہو
وہ تمہارے ساتھ ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس کو
دیکھ رہا ہے ﴿۴﴾
آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اسی کی ہے۔ اور سب
امور اسی کی طرف رجوع ہوتے ہیں ﴿۵﴾
(وہی) رات کو دن میں داخل کرتا اور دن کو رات میں
داخل کرتا ہے۔ اور وہ دلوں کے بھیدوں تک سے واقف ہے ﴿۶﴾
(تو) خدا پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور جس (مال) میں اس نے
تم کو (اپنا) نائب بنایا ہے اس میں سے خرچ کرو۔ جو لوگ تم میں سے ایمان
لائے اور (مال) خرچ کرتے رہے ان کے لئے بڑا ثواب ہے ﴿۷﴾

IRON

Revealed at Al-Madinah

In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.

1. All that is in the heavens and the earth glorifieth Allah; and He is the Mighty, the Wise.

2. His is the Sovereignty of the heavens and the earth; He quickeneth and He giveth death; and He is Able to do all things.

3. He is the First and the Last, and the Outward and the Inward; and He is Knower of all things.

4. He it is Who created the heavens and the earth in six Days; then He mounted the Throne. He knoweth all that entereth the earth and all that emergeth therefrom and all that cometh down from the sky and all that ascendeth therein; and He is with you wheresoever ye may be. And Allah is Seer of what ye do.

5. His is the Sovereignty of the heavens and the earth, and unto Allah (all) things are brought back.

6. He causeth the night to pass into the day, and He causeth the day to pass into the night, and He is Knower of all that is in the breasts.

7. Believe in Allah and His messenger, and spend of that whereof He hath made you trustees; and such of you as believe and spend (aright), theirs will be a great reward.

وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ۙ وَالرَّسُولُ
يَدْعُوكُمْ لِتُؤْمِنُوا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ أَخَذَ
مِيثَاقَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿٨﴾
هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ عَلَىٰ عَبْدِهِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ
لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ
وَإِنَّ اللَّهَ بِكُمْ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ ﴿٩﴾
وَمَا لَكُمْ أَلَّا تُنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلِلَّهِ
مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ لَا يَسْتَوِي
مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ ۚ
أُولَٰئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِنَ الَّذِينَ أَنْفَقُوا
مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوا ۚ وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ
الْحُسْنَىٰ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿١٠﴾ ع

اور تم کیسے لوگ ہو کہ خدا پر ایمان نہیں لاتے۔ حالانکہ اُسکے پیغمبر
تمہیں بُلا رہے ہیں کہ اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ اور اگر تم کو
باور ہو تو وہ تم سے (اس کا) عہد بھی لے چکا ہے ﴿٨﴾
وہی تو ہے جو اپنے بندے پر واضح (المطالب) آیتیں نازل کرتا ہے
تاکہ تم کو اندھیروں میں سے نکال کر روشنی میں لائے بیشک
خدا تم پر نہایت شفقت کرنے والا (اور) مہربان ہے ﴿٩﴾
اور تم کو کیا ہوا ہے کہ خدا کے رستے میں خرچ نہیں کرتے حالانکہ
آسمانوں اور زمین کی وراثت خدا ہی کی ہے۔ جس شخص نے تم
میں سے فتح (مکہ) سے پہلے خرچ کیا اور لڑائی کی وہ (اور جس نے یہ کام پیچھے
کئے وہ) برابر نہیں۔ اُن کا درجہ ان لوگوں سے کہیں بڑھ کر ہے جنہوں نے
بعد میں خرچ (اموال) اور (کفار سے) جہاد و قتال کیا۔ اور خدا نے سب
(ثواب) نیک (کا) وعدہ تو کیا ہے۔ اور جو کام تم کرتے ہو خدا اُن سے واقف ہے ﴿١٠﴾

8. What aileth you that ye believe not in Allah, when the messenger calleth you to believe in your Lord, and He hath already made a covenant with you, if ye are believers?

9. He it is Who sendeth down clear revelations unto His slave, that He may bring you forth from darkness unto light; and lo! for you, Allah is Full of Pity, Merciful.

10. And what aileth you that ye spend not in the way of Allah, when unto Allah belongeth the inheritance of the heavens and the earth? Those who spent and fought before the victory are not upon a level (with the rest of you). Such are greater in rank than those who spent and fought afterwards. Unto each hath Allah promised good. And Allah is informed of what ye do.

اسرار و معارف

زمینوں اور آسمانوں میں جو کچھ بھی ہے اللہ کی پاکی بیان کرتا ہے زبان حال سے بھی اور ہر شئے کی اپنی زبان ہے جس سے وہ اپنے رب سے مخاطب ہو سکے لہذا اپنے انداز میں زبانِ قال سے بھی کہ یہی اس کے وجود کا سبب ہے جس شئے سے بھی ذکر الٰہی چھوٹ جائے وہ باقی نہیں رہتی سوائے مکلّف مخلوق کے کہ اسے اطاعت و عدمِ اطاعت میں ایک وقت تک کے لیے اختیار بخشا گیا ہے اور اللہ زبردست ہے ہر شئے پہ ہر حال میں غالب ہے اور یہ اس کی حکمتِ بالغہ ہے کہ ہر ایک کو جدا گانہ اوصاف عطا فرما کر کائنات کو بسانے کا سامان فرمایا ہے ارض و سماء میں اس کی ریاست و حکومت ہے وہی حیات بانٹتا ہے اور وہی موت دیتا ہے کہ وہ ہر شئے پہ قادر ہے وہی ایک ذات ہے جو سب سے اوّل ہے کہ اسی نے سب مخلوقات کو پیدا فرمایا ورنہ اس کی ذات تھی اور کچھ نہ تھا اور سب مخلوق فنا کی زد میں ہے جیسے قیامت کو ہر شئے فنا ہو گی یا اس کی فنا واقع نہ ہو جیسے جنت و دوزخ کہ وہ اپنے باسیوں سمیت ہمیشہ رہیں گی مگر ان کے فنا کا امکان تو بہر حال ہے کہ حق تعالیٰ کے باقی رکھنے سے رہیں گی ورنہ اپنی ذات میں تو دائمی نہیں ہیں جبکہ ذاتِ باری

اس سے بہت وراء ہے کہ اس پر کبھی عدم و فنا کا گمان بھی کیا جا سکے لہٰذا وہی سب سے آخر بھی ہے اور اپنے ظہور میں بھی سب سے بڑھ کر ہے کہ اس کی حکمت و قدرت ہر ذرہ سے عیاں ہے اور اپنی ذات اور کُنہ کے اعتبار سے باطن ہے کہ اس کی حقیقت تک کسی عقل و خیال کی رسائی ممکن نہیں مگر ہر شئے اور ساری مخلوق کو ہر اعتبار سے خوب جانتا ہے اس سے کچھ بھی چھپا ہُوا نہیں۔

آیۂ مُبارکہ کی فضیلت

ان پانچ سُورتوں کو جو مسبّحات کہا گیا ہے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سونے سے قبل پڑھا کرتے تھے وہ یہی سُورہ حدید، حشر، صف، جمعہ اور تغابن ہیں اور فرمایا کہ ان میں یہ مذکورہ آیت سب پر بھاری ہے۔ حضرت ابنِ عباس سے روایت ہے کہ وساوسِ شیطانی کا علاج ہے کہ یہ آیت آہستہ سے پڑھ لی جائے جن خوش نصیبوں کو اس کا مراقبہ نصیب ہے ان پر اللہ کا بہت احسان ہے انہیں اس کے ذریعہ سے وساوس کا مقابلہ کرنا چاہیے یہ حفاظتِ الٰہی کا حصار ہے۔ وہ ایسا قادر ہے اپنی حکمتِ بالغہ سے اور قدرتِ کاملہ سے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا فرما کر ہر ہر شئے ان میں درست فرما دی اور پھر عرش جو مانندِ تخت ہے اس شان سے جو اس کو سزاوار ہے جلوہ افروز ہُوا۔ ہر اس شے کو جانتا ہے جو زمین کے اندر داخل ہوتی ہے قطرہ آب و بارش ہو یا کوئی بیج یا گرمی سردی کا اثر اور ہر اس شے سے واقف ہے جو زمین سے نکلتی ہے ہر ذرہ ہر ایٹم اور اس سے بھی کمتر وجود اس کی نگاہ اور علم میں ہے جو کچھ آسمانوں سے نازل ہوتا ہے فرشتے یا احکام سب کچھ جانتا ہے یا جو آسمانوں پہ چڑھتا ہے جیسے بندوں کے اعمال وغیرہ اسے بھی جانتا ہے اور تمہارے تمام احوال سے واقف ہے غرض تم جہاں کہیں اور جس حال میں ہو وہ تمہارے ساتھ ہے۔ معیّت باری کی حقیقت کیا ہے یہ مخلوق کے احاطۂ علم سے بالاتر ہے مگر اس کا وجود یقینی ہے لہٰذا تمہارے ہر عمل کو دیکھتا ہے۔ آسمانوں اور زمینوں یعنی کائنات میں حکومت اور سلطنت حقیقتاً اسی کی ہے اور تمام امور جوہریہ اور عرضیہ سب اسی کی بارگاہ میں پیش ہوں گے۔ وہ رات کو دن میں داخل فرماتا ہے اور کبھی دن کو رات میں یعنی یہ شب و روز کا بڑھنا گھٹنا، موسموں کی تبدیلی اور اس کا جہاں کی آبادی کا باعث بننا سب اسی کی قدرت کے کرشمے ہیں اور وہ دل میں گزرنے والے خیالات تک کو جانتا ہے۔ لوگو اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسولِ برحق کی رسالت کا اقرار

کرو کہ ایمان لانے کے اسباب اور داعی تو موجود ہے نیز اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرو کہ یہ مال کل تمہیں وراثت میں ملا تھا پھر تم نہ رہو گے تو اسی طرح دوسروں کے پاس چلا جائے گا پھر بھلا مال کی محبت میں اللہ کی نافرمانی یا ناجائز ذرائع سے مال کا حصول یا مال کو اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرنا کیا معنی رکھتا ہے لہٰذا تم میں سے جن لوگوں نے ایمان قبول کر لیا اور اپنی محنت وکوشش نیز اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کیا ان کے لیے بہت بڑا اجر ہے۔ بھلا تم ایمان کیوں نہیں لاتے کہ دو ہی تو سبب ہو سکتے ہیں۔ اوّل تاریکی ہو کوئی راستہ بتانے والا نہ ہو اور ایسا نہیں بلکہ اللہ کا رسول تمہیں اس بات کی طرف بُلا رہا ہے کہ اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ اور رسول اللہ ﷺ کی صداقت دلائل ومعجزات سے روزِ روشن کی طرح عیاں اور ثابت ہے اور تم سے روزِ ازل وعدہ بھی لیا تھا سب ارواحِ انسانی نے اقرارِ عبدیت کیا اس کا اثر بھی فطرتاً ہر انسان کے اندر موجود نیز اگر تمہارا دعویٰ ہے کہ تم خود ایماندار ہو تو ہر پہلی کتاب میں بھی یہ وعدہ لیا گیا ہے کہ آپ ﷺ کی بعثت پر آپ پر ایمان لاؤ گے تو تمہارے پاس ایمان نہ لانے کی کوئی بھی وجہ نہیں۔ اللہ ہی وہ کریم ہے جو اپنے محبوب بندے اور رسول اللہ ﷺ پر روشن اور واضح آیات نازل فرماتا ہے کہ وہ تمہیں ظلمت اور تاریکی سے روشنی میں لائے۔

منصبِ نبوّت اور فیض و برکاتِ شیخ

قرآن حکیم کو سمجھانا اور اس سے ہدایت کا نصیب ہونا یہ منصبِ نبوّت و رسالت ہے کہ محض لغت اور زباندانی کا سہارا لے کر کوئی سمجھ نہیں سکتا نبی علیہ السّلام کے سمجھانے سے بات بنتی ہے اور نبی ﷺ پر ایمان کی برکت یہ ہے کہ انسان کے عقیدہ وعمل کا سفر ظلمت سے نور کی طرف اور غلطی سے اصلاح کی طرف شروع ہو جاتا ہے یہی برکاتِ نبوی شیخ کی وساطت سے نصیب ہوتی ہیں اور پیری مریدی کا حاصل یہی ہے کہ عملاً گناہ کی زندگی سے واپسی نصیب ہو جائے۔

یہ سب اللہ کا کرم و احسان ہے اور اس کا عفو ودرگزر کہ گمراہوں کو ہادی عطا کر دیا کہ وہ بہت رحم کرنے والا ہے۔ اگر تم مال کی محبت میں دیوانے ہو اور جانتے ہو کہ ایمان لانے سے مال خرچ کرنا پڑے گا یا سُود وغیرہ ناجائز ذرائع سے جمع نہ کر سکیں گے تو بھلا یہ مال تمہارے پاس بچے گا کب یہ تو تم سے چھِن جائے گا تم مرجاؤ گے یہ اوروں کا ہو جائے گا اور درحقیقت تو اس ارض وسما میں جو کچھ ہے وہ اللہ ہی کا ہے کہ بالآخر

سب کو عارضی ملکیت بھی چھوڑ کر چلے جانا ہے اور یاد رکھو وقت طریقِ کار اور خلوص و جاں نثاری اعمال کے درجات میں فرق پیدا کر دیتی ہے جیسے فتح مکہ سے پہلے جن کو آپ ﷺ کی رفاقت نصیب ہوئی اور انہوں نے اپنے سارے وسائل اللہ کی راہ میں صرف کیے ان کا درجہ ان لوگوں سے بہت بلند ہے جنہوں نے فتح کے بعد یہ سعادت حاصل کی کہ فتح مکہ سے قبل تو دعویٰ ایمان

عظمتِ صحابہؓ

جان دینے کے برابر تھا اور بظاہر اسلام کی کامیابی کے اسباب نہ ہونے کے برابر تھے انسانی مزاج ہے کہ وہ اسباب پہ نظر رکھتا ہے اور اگر کسی تحریک کی کامیابی کے آثار نہ ہوں تو قریب نہیں جاتا مگر جو محض حق کا طالب ہو اور اسے حق نظر آئے تو وہ اسباب کی پرواہ نہیں کرتا یہ حال مکی عہد کا تھا اور فتح مکہ کے بعد تو اسلام کی ریاست وجود میں آگئی تب بھی جو لوگ آپؐ کی غلامی میں آگئے ان کے درجات بہت عالی و بلند ہیں مگر ان لوگوں کے مقامات ان سے بلند تر ہیں جنہوں نے فتح مکہ سے پہلے مال خرچ کیے اور اپنی جانیں نذرانہ دیں اور جہاد کیے ہاں آپؐ پر ایمان لانے والے اور آپؐ کے لائے ہوئے دین کی سربلندی کے لیے جہاد کرنے والے تمام لوگوں سے اللہ کے کرم و احسان کا وعدہ ہے یعنی سب کے سب نجات یافتہ ہیں جس کے مثالی مسلمان صحابہ کرامؓ ہیں اسی بنیاد پر اہلِ سنّت کا عقیدہ ہے کہ اَلصَّحَابَۃُ کُلُّھُمْ عُدُوْلٌ کہ صحابہؓ سب کے سب عادل ہیں اور رضی اللہ عنھم و رضوا عنہ اللہ کی رضامندی کا اعلان ہے کہ باقی سب کو میدانِ حشر میں پتہ چلے گا کہ جبکہ ان کے حق میں قرآن نے دنیا میں اعلان کر دیا لہٰذا اگر کسی سے بتقاضائے بشریت خطا ہوئی تو اسے توبہ نصیب ہو گئی ڈیڑھ لاکھ میں سے بمشکل چند مثالیں ملتی ہیں ان کی بھی توبہ مثالی ہے کہ کسی نے خود کو ستون سے باندھ لیا جب تک توبہ کی قبولیت کا بذریعہ وحی پتہ نہ چلا اور کسی نے خود کو سنگسار کرا لیا یہ بھی تعلیم امت کا ایک انداز تھا جہاں کہیں احادیث مبارکہ میں برزخ میں کسی کے ساتھ سختی یا عذاب کا ذکر ہے تو اگر کوئی کمی رہ گئی تو وہ اسے دور کرنے کی تدبیر ہے کہ انہیں اس طرح پاک کر دیا گیا جو بہت ہی کم ہے ان کے آپس کے معاملات میں لب کشائی درست نہیں اور کسی کو الزام دینا جائز نہیں نیز ان کی عظمت کا معیار قرآن و حدیث ہے۔ تاریخ سے حوالے لے کر صحابہ کرامؓ پر اعتراض کرنے والوں کو ٹھوکر لگی کہ تاریخ کا مصدر تو لوگوں کی زبانیں ہوتی ہیں جس کے باعث اس میں رطب و یابس جمع ہو سکتا ہے جبکہ ان کی عظمت کا بیان اللہ کا کلام اور نبی علیہ السّلام کی حدیث

میں ہے جو سب وحی ہے۔ اور یاد رکھو اللہ تمہارے تمام اعمال کو ملاحظہ فرما رہا ہے۔

رکوع نمبر ۲ آیات ۱۱ تا ۱۹ قال فما خطبکم ۲۷/۱۸

مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا
فَيُضَاعِفَهُ لَهُ وَلَهُ أَجْرٌ كَرِيمٌ (۱۱)

کون ہے جو خدا کو نیت نیک (اور خلوص سے) قرض دے تو وہ اسکو
اس سے دگنا ادا کرے اور اس کیلئے عزت کا صلہ (یعنی جنت) ہے (۱۱)

11. Who is he that will lend unto Allah a goodly loan, that He may double it for him and his may be a rich reward?

يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعَىٰ
نُورُهُمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ بُشْرَاكُمُ
الْيَوْمَ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
خَالِدِينَ فِيهَا ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ (۱۲)

جس دن تم مومن مردوں اور مومن عورتوں کو دیکھو گے کہ اُن
کے ایمان کا نور اُن کے آگے آگے اور داہنی طرف چل رہا ہے
(تو اُن سے کہا جائے گا کہ) تم کو بشارت ہو کہ آج تمہارے لئے
باغ ہیں جنکے تلے نہریں بہ رہی ہیں اُنمیں ہمیشہ رہو گے یہی بڑی کامیابی ہے (۱۲)

12. On the day when thou (Muhammad) wilt see the believers, men and women, their light shining forth before them and on their right hands, (and wilt hear it said unto them): Glad news for you this day: Gardens underneath which rivers flow, wherein ye are immortal. That is the Supreme triumph.

يَوْمَ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ لِلَّذِينَ
آمَنُوا انْظُرُونَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُورِكُمْ
قِيلَ ارْجِعُوا وَرَاءَكُمْ فَالْتَمِسُوا نُورًا
فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُورٍ لَهُ بَابٌ بَاطِنُهُ
فِيهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهُ مِنْ قِبَلِهِ
الْعَذَابُ (۱۳)

اُس دن منافق مرد اور منافق عورتیں مومنوں سے کہیں گے کہ ہماری طرف
نظر (شفقت) کیجئے کہ ہم بھی تمہارے نور سے روشنی حاصل کریں
تو اُن سے کہا جائے گا کہ پیچھے کو لوٹ جاؤ اور (وہاں) نور تلاش کرو۔
پھر اُنکے بیچ میں ایک دیوار کھڑی کر دی جائیگی جس میں ایک دروازہ
ہوگا۔ جو اس کی جانب اندرونی ہے اُس میں تو رحمت ہے اور جو
جانب بیرونی ہے اُس طرف عذاب (و اذیت) (۱۳) ۲۸۴

13. On the day when the hypocritical men and the hypocritical women will say unto those who believe: Look on us that we may borrow from your light! it will be said: Go back and seek for light! Then there will separate them a wall wherein is a gate, the inner side whereof containeth mercy, while the outer side thereof is toward the doom.

يُنَادُونَهُمْ أَلَمْ نَكُنْ مَعَكُمْ ۖ قَالُوا بَلَىٰ
وَلَٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ أَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَ
ارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْأَمَانِيُّ حَتَّىٰ جَاءَ أَمْرُ
اللَّهِ وَغَرَّكُمْ بِاللَّهِ الْغَرُورُ (۱۴)

تو منافق لوگ مومنوں سے کہینگے کیا ہم (دنیا میں) تمہارے ساتھ نہ تھے وہ
کہینگے کیوں نہیں تھے لیکن تم نے خود اپنے تئیں بلا میں ڈالا اور (ہمارے حق میں حوادث کے)
منتظر رہے اور (اسلام میں) شک کیا اور (لاطائل) آرزوؤں نے تمکو دھوکا
دیا یہاں تک کہ خدا کا حکم آ پہنچا اور خدا کے بارے میں تمکو (شیطان) دغاباز دغا دیتا رہا (۱۴)

14. They will cry unto them (saying): Were we not with you? They will say: Yea, verily; but ye tempted one another, and hesitated, and doubted, and vain desires beguiled you till the ordinance of Allah came to pass; and the deceiver deceived you concerning Allah;

فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَلَا مِنَ
الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ مَأْوَاكُمُ النَّارُ ۖ هِيَ مَوْلَاكُمْ ۖ
وَبِئْسَ الْمَصِيرُ (۱۵)

تو آج تم سے معاوضہ نہیں لیا جائیگا اور نہ (وہ) کافروں ہی سے
(قبول کیا جائے گا) تم سب کا ٹھکانا دوزخ ہے (کہ) وہی
تمہارے لائق ہے۔ اور وہ بُری جگہ ہے (۱۵)

15. So this Day no ransom can be taken from you nor from those who disbelieved. Your home is the Fire; that is your patron, and a hapless journey's end.

أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ
لِذِكْرِ اللَّهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُونُوا
كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ
عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ ۖ وَكَثِيرٌ
مِنْهُمْ فَاسِقُونَ (۱۶)

کیا ابھی تک مومنوں کیلئے اس کا وقت نہیں آیا کہ خدا کی یاد
کرنے کے وقت اور (قرآن) جو (خدائے) برحق (کی طرف) سے
نازل ہوا ہے اسکے سننے کے وقت انکے دل نرم ہو جائیں اور وہ اُن
لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جنکو اُن سے پہلے کتابیں دی گئی تھیں پھر
اُن پر زمان طویل گزر گیا تو اُنکے دل سخت ہو گئے۔ اور اُنمیں سے اکثر نافرمان ہیں (۱۶)

16. Is not the time ripe for the hearts of those who believe to submit to Allah's reminder and to the truth which is revealed, that they become not as those who received the Scripture of old but the term was prolonged for them and so their hearts were hardened, and many of them are evil-livers.

اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ
قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿١٧﴾

جان رکھو کہ خدا ہی زمین کو اسکے مرنیکے بعد زندہ کرتا ہے۔ ہم نے اپنی
نشانیاں تم سے کھول کھول کر بیان کر دی ہیں تاکہ تم سمجھو ﴿١٧﴾

17. Know that Allah quickeneth the earth after its death. We have made clear Our revelations for you, that haply ye may understand.

اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا
اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ
اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿١٨﴾

جو لوگ خیرات کرنے والے ہیں مرد بھی اور عورتیں بھی اور خدا کو
(نیت) نیک (اور خلوص سے) قرض دیتے ہیں انکو دوچند
ادا کیا جائے گا اور اُن کے لئے عزت کا صلہ ہے ﴿١٨﴾

18. Lo! those who give alms, both men and women, and lend unto Allah a goodly loan, it will be doubled for them, and theirs will be a rich reward.

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ
الصِّدِّيْقُوْنَ ڰ وَالشُّهَدَاۗءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ
لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا
وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿١٩﴾

اور جو لوگ خدا اور اسکے پیغمبروں پر ایمان لائے یہی اپنے پروردگار
کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں۔ انکے لئے اُن (کے اعمال) کا صلہ
ہوگا اور اُن (کے ایمان) کی روشنی۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا اور
ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہی اہل دوزخ ہیں ﴿١٩﴾

19. And those who believe in Allah and His messengers, they are the loyal; and the martyrs are with their Lord; they have their reward and their light; while as for those who disbelieve and deny Our revelations, they are owners of hell-fire.

اسرار و معارف

نیز اللہ کی راہ میں جان مال یا کوشش و محنت جو بھی خرچ کیا جاتا ہے وہ ضائع نہیں ہوتا بلکہ ایک قرض ہے یعنی ایسی دولت جس کی واپسی یقینی ہے اور وہ بھی اللہ کریم کے پاس تو کیا ہی خوب قرض ہے کہ اللہ کریم اسے کئی گنا بڑھا دیتے ہیں اور زیادہ کر کے لوٹاتے ہیں نیز عند اللہ اس کی عزت و عظمت یہ الگ انعام ہے اور یہی مجاہدہ ایک دن مومن مردوں اور خواتین کے آگے اور دائیں بائیں نور کی صورت چلے گا کہ حساب کتاب کے بعد سخت اندھیرا چھا جائے گا اور کفار کو جہنم میں دھکیل دیا جائے گا جبکہ مومنین میں نور تقسیم ہوگا اور ہر ایک مرد و زن کو بقدر اس کے اعمال اور خلوص ملے گا جس کی روشنی میں وہ جہنم پر سے پل صراط کے راستے گزر جائیں گے اور جنت کی نعمتوں میں پہنچیں گے جہاں انہیں ہمیشہ ہمیشہ رہنا نصیب ہوگا جو سدا آباد اور سدا بہار ہے اور اس میں نہریں جاری ہیں۔ یہ مقام و مرتبہ پا لینا ہی بہت بڑی کامیابی ہے مگر منافقین ایسے لوگ جو بظاہر تو مسلمان کہلاتے رہے مگر دل میں نورِ ایمان نہ رکھتے تھے وہ مرد و خواتین مومنین کو پکاریں گے کہ ذرا رک جاؤ ہمارا انتظار کر لو کہ تمہاری روشنی سے ہم بھی استفادہ کریں یا تمہارے نور سے کچھ روشنی لے لیں۔

منافقین کا حال

حدیث شریف میں وارد ہے کہ ہر عمل سے نور پیدا ہوتا ہے اگر وہ اتباعِ رسالت میں ہو اور ہر کافرانہ عمل سے بھی اور کفر سے بھی ظلمت پیدا ہوتی ہے جو آخرت کو

ظاہر ہو جائے گی۔ یہاں کفار کا تذکرہ نہیں کہ وہاں تو نور ہوگا ہی نہیں مگر منافق جو عمل تو مسلمانوں کا سا کرتا ہے اس پر نور مرتب ہوگا مگر دل میں خلوص نہیں تو اس نور کی کوئی بنیاد نہ ہوگی وہ بجھ جائے گا جس طرح دنیا میں دھوکا کرتے تھے وہ آخرت میں پیش آجائے گا تب چلائیں گے کہ ذرا رک جاؤ ہم بھی تم سے کچھ نور حاصل کریں تو جواب دیا جائے گا کہ انہیں مت پکارو پیچھے جاؤ جہاں نور بٹ رہا ہے وہاں سے لے کر آؤ وہاں جائیں گے تو ملے گا نہیں کہ تم لے چکے۔ تب منافقین اور مومنین کے درمیان دیوار کھڑی کر دی جائے گی جس میں دروازہ ہوگا جس کے اندر تو اللہ کی رحمتیں ہوں گی اور باہر رہ جانے والے منافقین کے لیے عذاب ہوگا تب وہ پکار کر کہیں گے کہ ہم بھی تو تمہارے ساتھ نماز روزہ کرتے تھے پھر ہمیں اس طرف عذاب میں کیوں ڈالا گیا جبکہ تم لوگ راحت میں پہنچ گئے تو جواب ملے گا ہاں بظاہر مگر اندر ہی اندر تم میں ایمان نہ تھا بلکہ مسلمانوں کی تباہی کے خواب دیکھا کرتے تھے اور تم دھوکے میں پڑے تھے تمہیں تمہارے نفس کی خواہشات نے بہکا دیا تھا تاآنکہ تمہیں موت نے آلیا اور تمہیں شیطان نے دھوکہ میں ڈال رکھا تھا اب آج کے روز اس کا کوئی مداوا نہیں ہوسکتا نہ تم سے اور نہ کفار سے کہ کوئی بھی معاوضہ دے کر چھوٹ سکو یا کوئی عذر چل جائے بلکہ تمہاری منزل تو دوزخ ہے جو بہت ہی بری اور تکلیف دہ جگہ ہے۔ ان منافقین میں وہ لوگ بھی شامل سمجھے گئے ہیں جو مطلب برآری کیلئے قرآن کے معانی اور دینی مسائل میں تبدیلی کرتے ہیں۔ یہ سب حقائق کتاب اللہ اور رسولِ خدا ﷺ سے سن لینے کے بعد بھلا مسلمانوں میں سستی کیوں آئے ابھی ان کے لیے یہ صورت پیدا نہیں ہوئی کہ ان کے دلوں میں

ذکرِ قلبی اور اس کے نتائج

خشوع اور عجز پیدا ہو اور وہ اللہ کا ذکر کرنے لگیں ان میں اللہ کی یاد بس جائے اور ذکرِ قلبی کے نتیجے میں احکامِ الٰہی جو نازل ہوتے ہیں ان پر عمل کرنے کی خلوص کی توفیق نصیب ہو اور اس بارہ میں سستی ہرگز نہ کرو اور یہود و نصاریٰ کی طرح عمل ہرگز نہ

درجہ بندی میں اوّلیت دین کو ہے

کرو کہ انہوں نے دین کو ثانوی حیثیت دی اور اپنی دنیاداری کو اوّل درجہ میں ضروری سمجھا تو وقت گزرنے کے ساتھ ان کے دلوں پر قساوت اور سختی آگئی کہ قلوب مردہ ہوگئے اور قبول حق کی توفیق سلب ہوگئی لہذا ان کی اکثریت نافرمان ہوگئی کہ اب انہیں ایمان قبول کرنے کی توفیق بھی نہیں ہو رہی۔ یاد رکھو اللہ زمین کو اس کے مردہ

ہونے کے بعد زندہ فرماتا ہے کہ ہر ذرّے سے سبزہ پھوٹنے لگتا ہے اسی طرح تمہیں بھی مرکر زندہ ہونا ہے اور اس مضمون سے بے شمار دلائل بیان ہوئے ہیں کہ تم دانش سے کام لو اور عقلمندی کا ثبوت دو کہ عقلمندی صرف اطاعت اور اتباع میں ہے۔ بے شک جن مردوں اور خواتین کی کوشش اور مال اللہ کی راہ میں خرچ ہوتا ہے ان کا اللہ کے ہاں ایسے جمع ہو رہا ہے جیسے ربِّ کریم پر قرض ہو اور اسے کئی گنا بڑھا کر انہیں لوٹائے گا۔ کریمی اس کی شان ہے لہٰذا ان کے لیے بہت زیادہ اجر بھی ہے اور عند اللہ ان کی عزت و مقام بھی ہے کہ جن لوگوں کو بھی اللہ اور رسول اللہ ﷺ پر ایمان نصیب ہوا ایسا کامل کہ اس میں سُستی نہ پائی گئی ہو تو وہ سب اللہ کے نزدیک شہید اور صدیق ہیں۔

صدیق اور شہید

اس معاملے میں تفاسیر میں بہت تفصیل ہے کہ کیا سب مسلمان صدیق اور شہید ہیں تو نتیجہ یہ ثابت کیا گیا ہے کہ ہر وہ مُسلمان جو ایثار و عمل میں کوئی سُستی قریب نہ آنے دے ایک درجے میں شہید بھی ہے اور صدیق بھی اور ہر ایک کا درجہ اپنے خلوص اور اللہ کی عطا سے الگ ہے۔ سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں سے فرمایا تمہارے سامنے کوئی غلط کام کرے تو منع کیوں نہیں کرتے ہو۔ عرض کیا لوگوں کی ایذا سے بچنے کے لیے۔ فرمایا پھر تم صدیق و شہید نہیں ہو۔ غرض مصلحت اندیش اس میں داخل نہ ہوں گے۔ یہ آیت بھی عظمتِ صحابہؓ پہ دال ہے کہ کسی کو ایمان کے ساتھ ایک لمحہ زیارت کا نصیب ہوا تو سرتاپا کمالاتِ نبوی میں مستغرق ہو گیا سو ایسے لوگوں کے لیے اللہ کریم کے ہاں بہترین اجر ہے اور ان کے لیے نور ہے مگر کفار اور آیاتِ الٰہی کے منکرین کے لیے جہنم کی آگ ہے جس میں اُنہیں رہنا ہو گا۔

رکوع نمبر ۳ — آیات ۲۰ تا ۲۵ — قال فما خطبکم $\frac{27}{19}$

اِعۡلَمُوۡۤا اَنَّمَا الۡحَیٰوۃُ الدُّنۡیَا لَعِبٌ وَّ لَہۡوٌ وَّ زِیۡنَۃٌ وَّ تَفَاخُرٌۢ بَیۡنَکُمۡ وَ تَکَاثُرٌ فِی الۡاَمۡوَالِ وَ الۡاَوۡلَادِ ؕ کَمَثَلِ غَیۡثٍ اَعۡجَبَ الۡکُفَّارَ نَبَاتُہٗ ثُمَّ یَہِیۡجُ فَتَرٰىہُ مُصۡفَرًّا	جان رکھو کہ دنیا کی زندگی محض کھیل اور تماشا اور زینت (و آرائش) اور تمہارے آپس میں فخر (و ستائش) اور مال و اولاد کی ایک دوسرے سے زیادہ طلب (و خواہش) ہے (اس) کی مثال ایسی ہے جیسے بارش کہ اس سے کھیتی اُگتی اور کسانوں کو کھیتی بھلی لگتی ہے پھر وہ خوب زور پر	20. Know that the life of this world is only play, and idle talk, and pageantry, and boasting among you, and rivalry in respect of wealth and children as the likeness of vegetation after rain, whereof the growth is pleasing to the husbandman, but afterward it drieth up and

ثُمَّ يَكُونُ حُطَامًا ۖ وَفِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٌ ۚ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ ﴿٢٠﴾

آتی ہے پھر (اے دیکھنے والے) تو اسکو دیکھتا ہے کہ (پک کر) زرد پڑ جاتی ہے پھر چورا چورا ہو جاتی ہے اور آخرت میں (کافروں کیلئے) عذاب شدید اور (مومنوں کیلئے) خدا کی طرف سے بخشش اور خوشنودی ہے۔ اور دنیا کی زندگی تو متاع فریب ہے (۲۰)

thou seest it turning yellow, then it becometh straw. And in the Hereafter there is grievous punishment, and (also) forgiveness from Allah and His good pleasure, whereas the life of the world is but matter of illusion:

سَابِقُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أُعِدَّتْ لِلَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ۚ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿٢١﴾

(بندو) اپنے پروردگار کی بخشش کی طرف اور جنت کی (طرف) جس کا عرض آسمان اور زمین کے عرض کا سا ہے اور جو ان لوگوں کیلئے تیار کی گئی ہے جو خدا پر اور اس کے پیغمبروں پر ایمان لائے ہیں لپکو۔ یہ خدا کا فضل ہے جسے چاہے عطا فرمائے۔ اور خدا بڑے فضل کا مالک ہے (۲۱)

21. Race one with another for forgiveness from your Lord and a Garden whereof the breadth is as the breadth of the heavens and the earth, which is in store for those who believe in Allah and His messengers. Such is the bounty of Allah, which He bestoweth upon whom He will, and Allah is of Infinite bounty.

مَا أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِّن قَبْلِ أَن نَّبْرَأَهَا ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ﴿٢٢﴾

کوئی مصیبت ملک پر اور خود تم پر نہیں پڑتی مگر پیشتر اس کے کہ ہم اس کو پیدا کریں ایک کتاب میں (لکھی ہوئی) ہے۔ (اور) یہ (کام) خدا کو آسان ہے (۲۲)

22. Naught of disaster befalleth in the earth or in yourselves but it is in a Book before We bring it into being—Lo! that is easy for Allah—

لِّكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ﴿٢٣﴾

تاکہ جو (مطلب) تم سے فوت ہو گیا ہو اس کا غم نہ کھایا کرو اور جو تم کو اس نے دیا ہو اس پر اترایا نہ کرو۔ اور خدا کسی اترانے اور شیخی بگھارنے والے کو دوست نہیں رکھتا (۲۳)

23. That ye grieve not for the sake of that which hath escaped you, nor yet exult because of that which hath been given. Allah loveth not all prideful boasters:

الَّذِينَ يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ۗ وَمَن يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴿٢٤﴾

جو خود بھی بخل کریں اور لوگوں کو بھی بخل سکھائیں اور جو شخص روگردانی کرے تو خدا بھی بے پروا ہے (اور) وہی سزاوار حمد (وثنا) ہے (۲۴)

24. Who hoard and who enjoin upon the people avarice. And whosoever turneth away, still Allah is the Absolute, the Owner of Praise.

لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۖ وَأَنزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ مَن يَنصُرُهُ وَرُسُلَهُ بِالْغَيْبِ ۚ إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ ﴿٢٥﴾ ع ۲ ۱۹

ہم نے اپنے پیغمبروں کو کھلی نشانیاں دے کر بھیجا۔ اور ان پر کتابیں نازل کیں اور ترازو (یعنی قواعد عدل) تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہیں۔ اور لوہا پیدا کیا اس میں (اسلحہ جنگ کے لحاظ سے) خطرہ بھی شدید ہے۔ اور لوگوں کیلئے فائدے بھی ہیں اور اس لئے کہ جو لوگ بن دیکھے خدا اور اس کے پیغمبروں کی مدد کرتے ہیں خدا ان کو معلوم کرے۔ بیشک خدا قوی (اور) غالب ہے (۲۵)

25. We verily sent Our messengers with clear proofs, and revealed with them the Scripture and the Balance, that mankind may observe right measure; and He revealed iron, wherein is mighty power and (many) uses for mankind, and that Allah may know him who helpeth Him and His messengers, though unseen. Lo! Allah is Strong, Almighty.

اسرار و معارف

یہ جان رکھو کہ حیاتِ دنیا محض کھیل ہے کہ بچپن کے کام خود انسان کو جوانی میں محض فضول نظر آتے ہیں اور جوانی کی حرکات بڑھاپے میں اسی طرح موت کے بعد سب فضول لگیں گے کہ یہ محض ذاتی نمائش میں رہا

لینے والی چیزیں ہیں جیسے کہ بارش ہو اور کھیتیاں سرسبز ہوں تو کافر کو خوش کرتی ہیں اور انہیں میں اُلجھ جاتا ہے یعنی خوش مومن بھی ہوتا ہے مگر اس کی خوشی اللہ کا شکر ادا کرنے کا سبب بنتی ہے جبکہ کافر کے لیے باعثِ غفلت پھر اس پہ جوبن آتا ہے پھر زردی مائل ہو کر آخر سُوکھ کر گھاس پھوس کی طرح تنکے بکھر جاتے ہیں جبکہ ان اعمال کے نتائج آخرت میں ظاہر ہوں گے کہ کفر پر بہت سخت عذاب اور ایمان پر اللہ کی بخشش اور اس کی رضا جو بہت اعلیٰ مقام ہے دنیا کی زندگی کی یہی حقیقت ہے ورنہ تو وہ دھوکا دینے والی اور اللہ کی یاد سے غافل کردینے والی ہے۔

اللہ کی بخشش اور رضا کو پانے کے لیے بہترین کوشش کرو اور اسے اوّلیت دو اور ایسے کام کرنے میں جلدی کرو جن کے نتیجے میں جنت نصیب ہو جو رضائے الٰہی کا مظہر ہے اور جس کی وسعت اس قدر ہے کہ ارض و سما سے اس کا عرض بڑھا ہوا ہے اور اسے محض اللہ اور اس کے رسول مقبول ﷺ پر ایمان لانے والوں کے لیے سنوارا گیا ہے اور یہ اللہ کریم کا بہت بڑا کرم ہے وہ جسے چاہے نوازے اور جس پر چاہے احسانِ عظیم فرمائے کہ وہ بہت ہی بڑے فضل کا مالک ہے۔ دنیا کا ایک طے شدہ نظام ہے اور ہر ایک کو اس کا نصیبہ ملتا ہے اگر زمین پہ کوئی مصیبت آتی ہے یعنی اجتماعی نقصان ہوتا ہے یا ذاتی نقصان ہوتا ہے مال جان یا صحت کا تو یہ اللہ کا طے شدہ فیصلہ ہے جو اس نے تمہیں پیدا کرنے سے قبل نظامِ جہاں کے بارے میں لوحِ محفوظ میں لکھ دیا تھا یہ قضائے مُبرم ہے اور اللہ کے لیے اس کا نافذ فرمانا کچھ مشکل نہیں۔ انسان کو چاہیے کہ ہر حال میں نفع ہو یا نقصان صحت ہو یا بیماری بس آخرت اور اللہ کی رضامندی کے کاموں میں لگا رہے نہ تو نقصان میں اس قدر کھو جائے کہ اللہ یاد نہ رہے اور نہ نفع اور مال و دولت میں اس کی عظمت کو فراموش کرے کہ ایسے شیخی خوروں کو اور دولتِ دنیا پہ اِترانے والوں کو اللہ پسند نہیں فرماتا کہ خود بھی بُخل کا شکار ہوں کہ اللہ کی دی ہوئی صلاحیتوں کو اس کی راہ میں استعمال نہ کریں اور دوسروں کو ایسا کرنے سے روکیں اور بُخل کا درس دیں۔ ان کا طرزِ عمل تو ایسا ہے جیسے کسی نے اللہ کی عظمت سے منہ موڑ لیا ہو اور جو کوئی اللہ کی راہ سے پھر جائے اللہ کو اس کی پرواہ نہیں کہ غنی ہے تمام کمالات کا مالک ہے یقیناً ہم نے انبیاء و رُسل کو دنیا میں بھیجا کتاب اور میزان کے ساتھ یعنی دنیا و آخرت کے تمام علوم و اعمال میں حق و انصاف اور صداقت و عدل قائم کرنے کے لیے تاکہ لوگوں میں عدل اور راستبازی قائم کریں اور ہم نے پیدا کر دیا لوہا اور فولاد یعنی اسلحہ اور

تعلیم و تربیت اور جہاد

سامانِ حرب کے اسباب لوگوں کے نفع کی خاطر کہ انبیاء و رُسل کتاب اللہ سے
احکام بیان فرماتے ہیں اور میزان سے مُراد ہر ایک کے حقوق کی تعیین ہے
تاکہ ہر فرد و بشر کو اس کا حق باعزت و آرام ملے اور ساتھ جہاد اور جنگی اسلحہ کی ایجاد کا مقصد دوسروں کو
غلام بنانا یا اقوامِ مغرب کی طرح ان کے حقوق چھیننا نہیں بلکہ جو تعلیم و تربیت سے نہ مانیں اور ظلم و زیادتی
سے باز نہ آئیں انہیں بزورِ شمشیر روکا جائے نیز لوہے سے لوگوں کی ایجادات اور کاروبار کے دوسرے
راستے بھی ان کے نفع حاصل کرنے کے لیے اس میں رکھے ہیں اور اللہ ان لوگوں سے خوب آگاہ ہے یعنی
انہیں کبھی ضائع نہ فرمائے گا جو اس کے دین اور اس کے رسولوں کی مدد کرتے ہیں غلامی کرتے ہیں اور غائبانہ
ایمان لاکر قربان ہونے کو بیقرار ہوتے ہیں۔ اور بے شک اللہ بہت طاقت کا مالک اور غالب ہے کہ ہر دو
عالم میں اپنے بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔

رکوع نمبر ۴   آیات ۲۶ تا ۲۹   قال فما خطبکم ۲۷/۲۰

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا
فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ
مُّهْتَدٍ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ (۲۶)

اور ہم نے نوح اور ابراہیم کو پیغمبر بنا کر بھیجا اور اُنکی اولاد میں
پیغمبری اور کتاب (کے سلسلے) کو (وقتاً فوقتاً) جاری (رکھا) تو بعض تو
اُنہیں سے ہدایت پر ہیں۔ اور اکثر اُن میں سے خارج از اطاعت ہیں (۲۶)

26. We verily sent Noah and Abraham and placed the Prophethood and the Scripture among their seed, and among them there is he who goeth right, but many of them are evil-livers.

ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا
بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ۵ وَ
جَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً
وَّرَحْمَةً ۗ وَرَهْبَانِيَّةَ ِۨ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا
عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا
حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ
اَجْرَهُمْ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ (۲۷)

پھر اُنکے پیچھے اُنہی کے قدموں پر (اور) پیغمبر بھیجے اور اُنکے پیچھے مریم کے
بیٹے عیسیٰ کو بھیجا اور اُنکو انجیل عنایت کی اور جن لوگوں نے اُنکی
پیروی کی اُنکے دلوں میں شفقت اور مہربانی ڈال دی۔ اور لذات سے
کنارہ کشی کی تو اُنہوں نے خود ایک نئی بات نکال لی ہم نے اُنکو اسکا حکم نہیں دیا
تھا مگر (اُنہوں نے اپنے خیال میں) خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے آپ ہی
ایسا کر لیا تھا پھر جیسا اسکو نباہنا چاہیے تھا نباہ بھی نہ سکے پس جو لوگ اُن میں سے
ایمان لائے اُنکو ہم نے اُن کا اجر دیا۔ اور اُن میں بہت سے نافرمان ہیں (۲۷)

27. Then We caused Our messengers to follow in their footsteps; and We caused Jesus, son of Mary, to follow, and gave him the Gospel, and placed compassion and mercy in the hearts of those who followed him. But monasticism they invented—We ordained it not for them—only seeking Allah's pleasure, and they observed it not with right observance. So We give those of them who believe their reward, but many of them are evil-livers.

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا
بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَ

مومنو! خدا سے ڈرو اور اُس کے پیغمبر پر ایمان لاؤ وہ تمہیں
اپنی رحمت سے دُگنا اجر عطا فرمائے گا اور تمہارے لئے

28. O ye who believe! Be mindful of your duty to Allah and put faith in His messenger. He will give you twofold of His mercy and will

يَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ
وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۲۸
لِّئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا يَقْدِرُوْنَ
عَلٰي شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاَنَّ الْفَضْلَ
بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ
ع ۲۰ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝۲۹

روشنی کر دے گا جس میں چلو گے اور تم کو بخش دے گا۔ اور
خدا بخشنے والا مہربان ہے ۝۲۸
(یہ باتیں) اس لئے (بیان کی گئی ہیں) کہ اہل کتاب جان لیں
کہ وہ خدا کے فضل پر کچھ بھی قدرت نہیں رکھتے۔ اور یہ کہ
فضل خدا ہی کے ہاتھ ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور
خدا بڑے فضل کا مالک ہے ۝۲۹

appoint for you a light wherein ye shall walk, and will forgive you. Allah is Forgiving, Merciful:

29. That the People of the Scripture[3] may know that they control naught of the bounty of Allah, but that the bounty is in Allah's hand to give to whom He will. And Allah is of Infinite bounty.

—o—

اسرار و معارف

ہم نے مخلوق کی ہدایت و اصلاح کے لیے نوح علیہ السّلام کو بھیجا اور ابراہیم علیہ السّلام جیسے رسول بھیجے جو صاحبِ شریعت تھے اور مستقل شریعت لے کر مبعوث ہوتے تھے پھر ان کی نسلوں میں مسلسل آنے والے لوگوں کے لیے نبوت کو جاری فرمایا اور کتب الٰہی کے علوم ہمیشہ انسانوں تک پہنچتے رہے خوش نصیبوں نے ہدایت کی راہ اختیار کی جبکہ ان میں سے اکثر نافرمان ہوئے مگر سلسلہ نبوّت جاری رہا اور نبی یکے بعد دیگرے مبعوث ہوتے رہے تا آنکہ پھر ایک مستقل شریعت عطا فرما کر عیسٰی علیہ السّلام کو مبعوث فرمایا اور انہیں انجیل عطا فرمائی جسے کچھ لوگوں نے مانا اور کچھ نے انکار کر دیا مگر ماننے والوں کے دلوں میں ہم نے نرمی شفقت اور محبت و رحمت پیدا

اخذِ برکات دل کا فعل ہے

فرمائی کہ کمالاتِ نبوت اور برکات رسالت تو قلب اور دل ہی اخذ کرتا ہے پھر انہوں نے رہبانیت کی ابتدا کی جو ان پر فرض نہ کی گئی تھی انہوں نے اپنی پسند سے اختیار کی۔

رہبانیت

یعنی ترک لذات اور مباحات۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ عیسائیوں کے تین طبقے ہوئے ہیں پہلا طبقہ جس نے کفار سے مقابلہ اور قتال کیا اور شہید ہوئے۔ دوسرے وہ جن میں قتال کی قوت نہ تھی مگر باطل کو باطل کہا اور اثباتِ حق کی کوشش کی اور ایذائیں برداشت کیں شہید ہوئے تیسرے وہ جو اس قابل بھی نہ تھے مگر کافرانہ ماحول سے سمجھوتہ نہ کیا اور آبادیوں کو چھوڑ دیا شادیاں نہ کیں گھر نہ بسائے اور یوں اپنا دین بچانے کی کوشش کی مگر پھر اس کی کما حقّہٗ رعایت نہ کر سکے اور بعد والوں نے ترکِ دنیا کو حصولِ دنیا کا

ذریعہ بنالیا اور بظاہر غریب اور فقیر نظر آنے والوں نے خزانے جمع کر لیے۔ حالانکہ حق یہ تھا کہ اس کی حد ڈھاتے مگر اس میں ناکام رہے۔

لَارَھبَانِیَۃَ فِی الْاِسْلَامِ

اسلام اور رہبانیت

اگر کوئی شرعًا حلال اور مباح چیز کو حرام یا ناجائز سمجھے تو یہ کفر ہے اور دین کی تحریف میں داخل ہے۔ دوسرے یہ کہ کسی مباح کو حرام قرار نہ دے مگر کسی مذہبی یا دنیاوی غرض سے چھوڑ دے جیسے بیماری میں پرہیز یا جھوٹ وغیرہ سے بچنے کے لیے کم آمیزی یا مجاہدہ کے طور پر کم کھانا یا کم سونا تو یہ ایک مقصد کے حصول کا حیلہ ہے جب نصیب ہو جائے تو چھوڑ دے یہ تقویٰ یا حصولِ تقویٰ کی کوشش ہے اور تیسرے یہ کہ کسی مباح کو حرام تو نہیں جانتا مگر کسی شئے کا استعمال جیسے سنت سے ثابت ہے ویسے بھی نہ کرے اور اس کو نیکی خیال کرے تو یہ غلو ہے جس سے احادیث مبارکہ میں منع فرمایا گیا ہے۔

سو ان میں سے جو ایمان پر ثابت قدم رہے ہم نے انہیں بہترین اجر سے نوازا مگر ان کی اکثریت بدکار ہی نکلی۔ اے ایمان والو اللہ سے حیا کرو اور اللہ اور رسول اللہ ﷺ پر واقعی ایمان لے آؤ۔

آپ ﷺ پر ایمان ضروری ہے

کہ اہل کتاب اگرچہ پہلے سے ایمان والے ہیں مگر آپ ﷺ کی بعثت کے بعد آپ ﷺ پر ایمان ضرور لاؤ ورنہ پہلا بھی مقبول نہ رہے گا اور کافر شمار ہو گے لیکن اگر آپ ﷺ پر ایمان لے آؤ تو پہلے والی نیکیاں بھی کام آئیں گی اور ان پر بھی اجر پا کر دوہرا ثواب پانے والے بن جاؤ گے۔

کافر کی نیکی

یہاں سے علماء نے اثبات فرمایا ہے کہ اگر کوئی کافر بھی ایمان قبول کرے تو پہلے دور میں کیے گئے اچھے اعمال پر ثواب پاتا ہے۔ اور وہ تمہیں ایسا نور رحمت فرما دے گا جو دارِ دنیا میں دل کو روشن رکھے گا اور نیک اعمال کی توفیق ہو گی۔ قبر اور برزخ کا چراغ اور پُل صراط پہ کام آئے گا کہ ہمیشہ اس کی روشنی میں چلو گے اور تمہاری خطائیں معاف فرما دے گا۔ کہ کافر کو قبولِ اسلام اور مومن کو توبہ گناہ سے پاک کر دیتی ہے۔ یہ سب اس لیے بیان ہوا کہ اہلِ کتاب یہ تصور نہ کر لیں کہ بنی اسرائیل سے نبوت رخصت ہوئی اور اب وہ کوئی بھلائی حاصل نہیں کر سکتے۔ اور یہ کہ یہ کمالات تو اللہ کے دستِ قدرت میں ہیں

جسے چاہے نوازے اور جس کو جو چاہے عطا کرے کہ وہ بہت بڑے فضل کا مالک ہے۔

بحمد اللہ تعالیٰ سورۂ حدید تمام ہوئی۔

اور آج ۲۳ رمضان المبارک ۱۴۱۶ ہجری بمطابق ۱۲ فروری ۱۹۹۶ء

نویں جلد مکمل ہوئی۔

والحمد للہ رب العلمین